نغماتِ نور

Nughmat-e-Noor

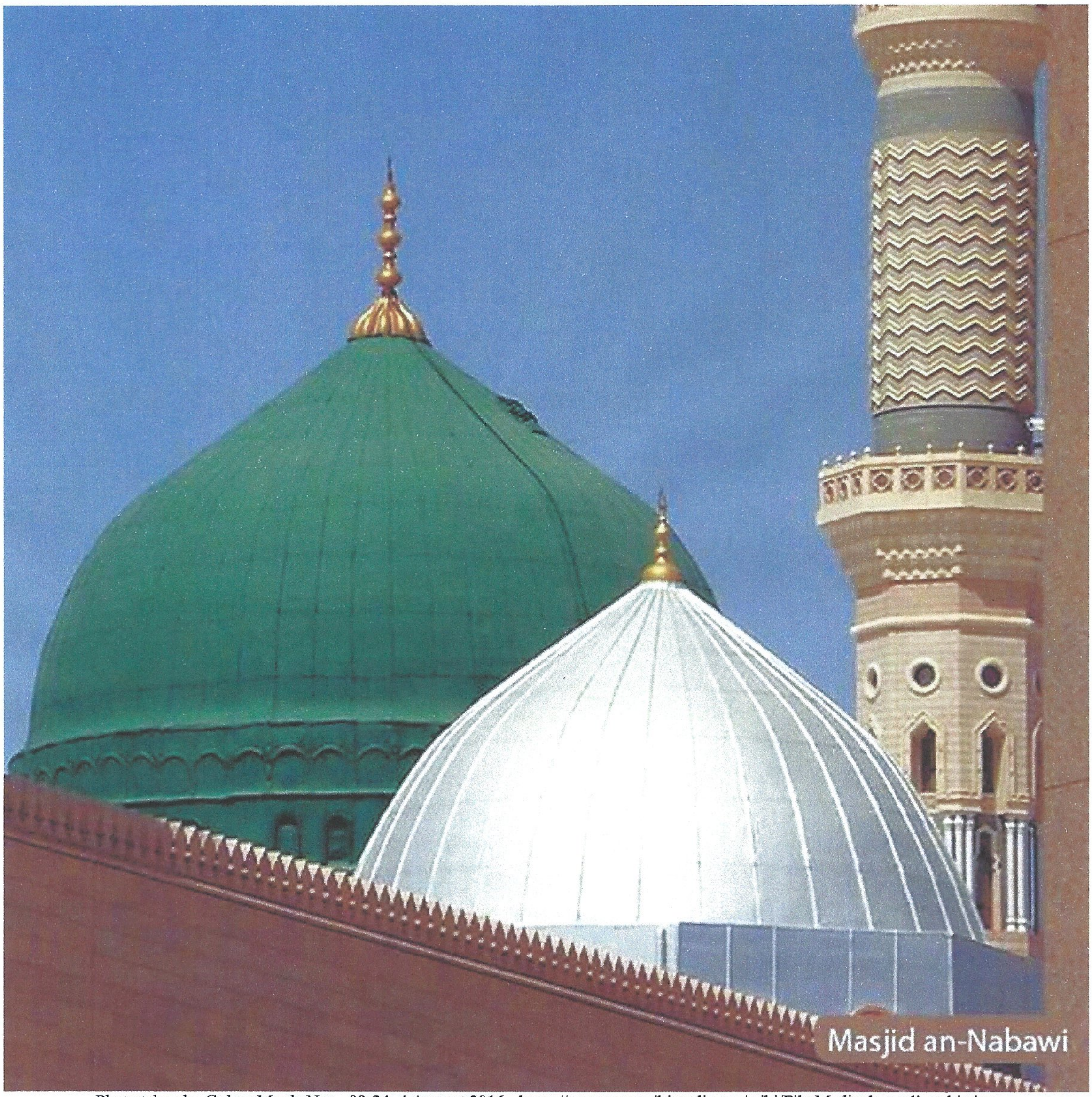

Photo taken by Golam Moula Nur - **09:34, 4 August 2016** - https://commons.wikimedia.org/wiki/File:Madinah-saudi-arabia.jpg

A collection of poems written by

Sahibzadi Zahida Mazhar

Newcastle Upon Tyne, United Kingdom

Copyright © Zahida Mazhar 2017

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ طیبات امہات المومنین الی یوم الدین ۰ برحمتک یا ارحم الراحمین ۰

انتساب

کروڑوں درود اور کروڑوں سلام
بہ روحِ محمدؐ علیہ السلام
نبوت ہوئی ختم جن پر تمام
بنامِ محمدؐ صلوٰۃ و سلام

نغماتِ نور

اپنے آقاؐ و مولیٰؐ کی بارگاہِ اقدس و انور میں مجھ گناہ گار ناچیز یا نوری کی طرف سے ایک حقیر سا نذرانہ ہے کہ میں نے اپنی ساتوں کی ساتوں کتب آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ کے طور پر پیش کر کے آپؐ سے منسوب کر دی ہیں آپؐ کے نام کر دی ہیں اس آرزو اور اس تمنا کے ساتھ کہ قبول ہوں میرے آقاؐ کی بارگاہ پہ پھول۔

میری اوّل کتاب حمد و نعت قطعات و فریاد دعا اور التجا سے مزین نغمات طیب ہے
دوئم حمد و نعت کا مجموعہ شعاعِ نور ہے
سوئم حمد و نعت کا مجموعہ نور و سرور ہے
چہارم حمد و نعت کا مجموعہ نور کی دھار ہے
پنجم حمد و نعت کا دیوان نغماتِ نور ہے
ششم دینی کالموں کا مجموعہ بزمِ نور ہے
ہفتم ادبی افسانوں کا مجموعہ مینائے ادب ہے

جبکہ میرے افسانوں کہانیوں میں بھی اللہ اور رسولِ کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا سبق اور عشق محبت پیار وفا کی چاشنی سمو رکھی ہے اس لئے یہ ہدیہ یہ نذرانہ بارگاہِ محبوبؐ کبریا میں پیش خدمت ہے

گر قبول افتد زہے عز و شرف

786

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ سیدات امہات المومنین الی یوم الدین ۰ برحمتک یا ارحم الراحمین ۰

مدینہ طیبہ سے معطر ہواؤں کا جھونکا آیا تو آج پھر عشق و محبت کی طوفانی موجوں میں گھر کر مجھ پر مجذوبیت غالب آ چکی تھی۔ اور مجھے لگ رہا تھا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں بڑے پیار سے میری سمت بانہیں پھیلائے بڑھتی چلی آ رہی ہوں ایسے میں مجھ پر عالم بیخودی طاری ہو چکا تھا اور میں جذب و کیف میں ڈوب کر عشق و مستی کی حالت میں وجد کناں زار و قطار رو رہی تھی تڑپ رہی تھی۔

رسول کریم نورِ مجسم سرورِ عالم رحمتِ کل صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے لطف کریمانہ کو پا کر میرے جسم پر رعشہ طاری ہو گیا تھا اور میں تھر تھر کانپ رہی تھی۔ مجھے لگا جیسے وہ نورِ مجسم سراپا رحمت و شفقت میرے حجرۂ دل میں تشریف فرما ہوں اور میری روح کا سوز و گداز میری محبت میرا پیار میری عقیدت میرا عجز و نیاز، محبوبِ دو عالم ممدوحِ یزداں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں نغماتِ نور کے گلدستے پیش کرتے کے لئے مچل اٹھے ہیں ایسے وجد آفرین لمحاتِ حسین میں بے اختیار میرے لبوں پر التجا بھری دعا ابھری مچلی اور میں نغمہ خواں ہو گئی

تمہارے حوالے ہوں پہچان میری
میرے مصطفیٰ پاک دل جان میری

خدا و تر قدوس بھی ہووے حامی
تو میرے سخن میں بھرے رنگ جامیؒ

حمد کا ہنر بھی عطا ہم کو کر دے
تو تحریر میں رنگ حسانؓ بھر دے

قلم میرا قرطاس کو جب بھی چومے
تو نامِ محمدؐ کے اطراف گھومے

ہو تیری حمد سے مزین عبارت
میرے من کو بھاتی ہے ایسی عبادت

میرے سر پہ رکھ دیں ولائت کی دستار
نبیؐ مکرم ہدایت کی دستار

کبھی رنگ مظہرؒ بیاں میں ہو ظاہر
تیری زاہدہ ہووے مدحت میں ماہر

میری روح کی تڑپ کے ساتھ ابھرتی اس بے چینی و بے قراری کی التجا کے ساتھ
ہی مجھے احساس ہوا کہ مجھے حمد و نعت کا نیا مجموعہ یعنی نیا دیوان
کہنے اور لکھنے کا حکم یا اشارہ ہو رہا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل 4 عدد
دیوان حمد و نعت قفاں و فریاد التجا و دعا کے مجموعے لکھنے کے
ساتھ ساتھ ایک دینی کالموں کی کتاب اور ایک عدد ادبی
افسانوں اور کہانیوں کی کتاب لکھنے کے بعد تھک چکی تھی
اس کے علاوہ مسلسل تکالیف و مصائب سے پر زندگی گزارنے کے ساتھ
مسلسل علالت شوگر السر ہائی بلڈ پریشر کے علاوہ کئی بار میجر آپریشن
بھی ہوئے کینسر کے بہت بڑے آپریشن کے بعد کیمو تھیراپی اور پھر
ریڈیو تھیراپی بھی ہوتی رہی آنکھوں کا موتیا کا آپریشن بھی کروانا
پڑا۔ میں ناتواں جان زمانے کے مصائب میں گھر کر نڈھال ہو چکی تھی
اتنی بڑی بڑی بیماریوں اور نئے نئے علاجوں سے نیم جاں تھی ہر لمحہ
موت سر پر مسلط رہی اور اب شوگر ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے
دل گردے جگر بھی متاثر ہو چکے ہیں۔ ہاتھ سوجے ہوئے ہڈیوں میں درد سے
ایسے حالات میں چونکہ میں سراپا درد بن چکی ہوں اس کے باوجود
اپنی 6 عدد کتب مکمل کر چکی ہوں اور اتنی محنت سے ان کتب
پر پوری توجہ اور جان توڑ کوششیں کرتے میرا وجود جیسے
ریزہ ریزہ ہو کر سراپا درد بن چکا ہے اسی لئے تھک ہار کر میں نے
اپنا قلم اور پیپر ایک طرف رکھ دیئے تھے کہ اب کچھ اور لکھنے کی تو
سکت باقی نہیں رہی تھی رائٹنگ پیڈ اور قلم کو چھٹی دے دی تھی
رائٹر حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ جرائم سے متعلق کہانیاں ناول یا فلمی
فحش لٹریچر کچھ بھی لکھا جا سکتا ہے۔ اخلاق باختہ گمراہ کن کتب
رسائل تیار کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہوتا۔ اور یہ پسند بھی کئے جاتے ہیں
جنسی فحاشی اور جرائم پھیلانے والا مواد تیار کرنے میں کوئی بھی
الجھن یا رکاوٹ اور پریشانی نہیں ہوتی اور ایسے چٹ پٹے غلاظت
بھرے مواد کو بڑی بڑی رقمیں خرچ کر کے خریدا اور بیچا بھی
جاتا ہے اور یہ سب مقبول عام ہوتا ہے پبلشر اور رائٹر بھی خوش رہتے ہیں
لیکن جب قلم بارگاہِ ربّ العزت میں سجدہ ریز ہو تو آپ نعت و حمد
کہنے والے معزز حضرات اچھی طرح جان اور سمجھ سکتے ہیں یہ مرحلہ
آسان نہیں ہوتا۔ اللہ جل جلالہ وحدہٗ لا شریک کی ذاتِ پاک
سے متعلق کچھ کہنے کے لئے قلم اٹھانے کی خاطر لکھنے والوں کو سراپا

عجز و نیاز ہو کر حمدِ باری تعالیٰ کہنے کی ہمت جمع کر کے جرأت کرنی پڑتی
ہے مگر پھر بھی حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کا حق ادا نہیں کر سکتے۔
اس کے ساتھ ہی ساتھ اگر بات ہو اللہ ربّ العالمین کے محبوب پاک کی
ذاتِ اقدس و اطہر کے لئے نعت کہنے کی۔ تو بخدا یہ بڑا ہی نازک مرحلہ ہوتا
ہے آقا جی حبیبِ کبریا رحمۃ اللعالمین شافعِ روزِ جزا صلی اللہ علیہ وسلم
ممدوحِ یزداں بھی ہیں تو اس پاک ہستی کی ثنا کون کر سکتا ہے اور
کس کی مجال اس محبوبِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان کوئی
ایک مصرعہ یا جملہ بھی موزوں کر سکے پھر بھی قربان جائیے اس مہربان مطہر و مقدس
رحمۃ اللعالمین کی شانِ کرم کے کہ اگر ہم جیسے عاصی بھی اپنی کم عقلی نا سمجھی
کے باوجود چند جملے آپؐ کی شانِ اقدس میں لکھ کر سمجھ بیٹھتے ہیں
کہ ہم نے مدحِ ممدوحِ یزداں کی ہے تو وہ محبوبِ دو عالم ہم جیسے
گناہ گاروں کی دل شکنی نہیں کرتے۔ بلکہ حوصلہ بڑھاتے ہیں۔
کیونکہ آقا و مولا رحمۃ اللعالمین کی بارگاہِ اقدس میں حاضری خواہ
روحانی طور پر ہو یا پھر جسمانی طور پر حضوری کا وقت ہو تو کم از کم
میری اپنی روح تک کانپ اٹھتی ہے۔ چہ جائیکہ آپ کی نعت پاک
کہنا اور وہ بھی مجھ جیسی کم علم کم فہم نادان انجان ایماں یہ حقیقت ہے
کہ میں شعر و شاعری کے قوانین کے حروفِ ابجد سے بھی متعارف نہیں تھی
مگر میرے آقا جی نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے 4 مجموعے لکھوا لئے ہیں
جبکہ میرے پاس کوئی مشیر بھی نہیں تھا میں نے یہ دنیا کا سب سے مشکل
کام کیسے کر لیا یہ اعجاز ہے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ میرے
کریم و رحیم نے کرم فرما دیا اور میں نے کل کتب لکھ لیں
جس کے بعد میں اپنے خیال میں ہمت ہار بیٹھی تو قلم و قرطاس
سے بھی چھٹکارا پا بیٹھی تھی
مگر یہ سراسر میری خام خیالی تھی کیونکہ جس رحیم و کریم ذات
پاک کے محبوبِ پاک کی تعریف و توصیف ہم عاصیوں کی نجات
و مغفرت کا ذریعہ اور وسیلہ بن سکتی ہے
اس محبوبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی مشفقانہ نظرِ عنایت میری
سمت دھاک لگائے ہوئے اپنے فیضان و کرم کے موتی لٹانے کے لئے
میری سمت بڑھتی چلی آ رہی تھی اور مجھے دن بدن اس کا احساس
دلایا جا رہا تھا کہ با ادب! با ملاحظہ ہوشیار! باشعور!
فنونِ لطیفہ میں ممدوحِ یزداں کی منظوم تعریف و توصیف کو نعت کا

تام دیا جاتا ہے اور اب جبکہ پھر سے آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے تو مجھے
قرطاس و قلم سے دوستی کرنا ضروری ہو گیا اور یوں میرے قلب کا
سوز و گداز میری روح کی تڑپ نغمات نور بنکر سازِ حیات پر پرسوز
لے میں میٹھے نغمے بناتے اور سناتے لگی اور میں انہیں صفحہ قرطاس
پر جمع کرتی رہی اور یوں چند ماہ سے اندر میرا نیا دیوان مکمل ہو
گیا۔ کیونکہ یا رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، میرے آقا جی

فکر و نظر خیال میں ہیں دیکھتے تجھے
وارد ہوئے ہیں نعت کے عنوان کچھ نئے
میں لکھتے بیٹھتی ہوں محبت سے نعتِ پاک
قدموں میں انؐ کے ڈالتی ہوں اپنے تن کی خاک
پڑھکر درود ذاتِ نبیؐ پاک کے لئے
پکڑا ہے قلم نعتِ نبیؐ پاک کے لئے
ہوش و خرد کو کرکے ہمہ تن نیاز میں
اب جھومتی ہے روح میری فخر و ناز میں
ایا زاہدہ تمہاری یوں ہوتی ہے بامراد
نعت و حمد کے دور سے ہوتی ہے روح شاد

آقاؐ جی رحمتِ کل کی عنایاتِ بے بہا کو پاکر دامنِ دل کو پھیلائے یہ التجا
بھی کر رہی ہوں کہ اے میرے پیارے نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

میرا وقتِ آخر رہے پرسرور
تیرا نور ہو پاس محوِ خرام
تمہاری تجلی سے پرنور ہو
ہماری قبر شاہِ ہر خاص و عام
تیری زاہدہ کے رہیں آس پاس
تیری رحمتیں تیرا لطفِ دوام

آمین ثمہ آمین

لیجئے الحمدللہ میرا 5واں مجموعہ حمد و نعت آپ کی خدمت میں حاضر ہے اسے
پڑھکر عشقِ رسولؐ کریم کی چاشنی سے لطف اندوز ہو جیئے اور اپنی
تعمیری تنقید سے رہنمائی کرکے شکریہ کا موقع فراہم کیجئے

6

میرے معزز قارئین کرام سے میرا وعدہ ہے کہ یقیناً میری تمام تحریروں سے آپ کو ذہنی اور قلبی تسکین کے ساتھ روحانی جلا بھی ملے گی انشاء اللہ آپ کے قلوب سوز و گداز محسوس کریں گے میں اپنے اللہ وحدہٗ لاشریک خالق و مالکِ ارض و سما کی اور اپنے آقا و مولیٰ کی بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھ ناچیز نا اہل پر یہ انعام و اکرام کی بارش کی گئی جو کہ میری سمجھ اور عقل سے بالا ہے اور اس نعمتِ بے بہا کو پا کر میں اپنے خالق و مالک اپنے پروردگار کا جس قدر شکریہ ادا کر سکوں کم ہوگا اور آقا و مولیٰ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کے بارے میں تو کچھ کہنے کے لئے الفاظ ہی نہیں ملتے آپؐ کے لطف و کرم کی تو بات ہی کیا ہے میرے وجود کا ہر ذرہ آپؐ پر نثار ہو رہا ہے۔

اس سب کے باوجود دشمن عناصر اعتراض برائے اعتراض بہانہ ڈھونڈھ کر جواب طلب کر رہے ہیں کہ مس زاہدہ مظہر ایک عیال دار خاتون ہو کر خود کو مس کیوں لکھتی ہے تو محترم قارئین کرام حافظ مظہر الدین میرے مرحوم و مغفور و الدِ ماجد کا نام نامی اسم گرامی ہے اور میں بوجوہ اپنے نام کے ساتھ ان کا نام لکھتی ہوں اس لئے میں چاہتی ہوں کہ معزز قارئین کرام مس زاہدہ مظہر کو انجانے میں مسز مظہر کہہ کر گناہ گار نہ ہوں

ویسے بھی میں نے بچپن سے لے کر آج تک جب بھی کچھ لکھا اور جتنا بھی لکھا وہ سب کا سب زاہدہ مظہر کے نام سے ہی لکھا گیا ہے اور شائع ہوتا رہا ہے

اس لئے آپ بھی زاہدہ مظہر کو مس کی حیثیت سے قبول کر کے اپنی تعمیری اور اصلاحی تنقید سے رہنمائی کر کے میرا حوصلہ بڑھائیں اور اپنی نیک پُر خلوص دعاؤں میں میری بیٹوں میری نواسیوں کو دین دنیا اور آخرت کی بھلائی مقدر ہونے کی اور روحانی جسمانی صحت و سرفرازی کی دعا دیکر مشکور فرمائیں۔ جزاک اللہ

حمد

اے مالک بدیع السموات و ارض
تیں تیرے متکر ہے ہم کو غرض

ہمارا ہے معبود ربّ العلیٰ
پرستار تیرے رہیں گے سدا

تیرے حکم میں عالم بیکراں
ملک آپ کی سب زمیں آسماں

یہ جن و ملائک چرند و پرند
یہ انسان وحیوان یہ مارِ گزند

تیرے دستِ قدرت پہ سارے فدا
ہمیں اشرفِ خلق تونے کیا

خلافت کی دستار انسان کو دی
تو قوتِ گفتار انسان کو دی

میرے اللہ تعالیٰ کا ہے یہ امر
یہ قوت میرا جسم جان و جگر

عقل دے دی ہم کو عنایت یہ کی
سمجھ بوجھ دے کر ہدایت یہ کی

کبھی غیر اللہ کو نہ پوجنا
صرف دین اللہ کا سیکھنا

ہیں اعلیٰ علیین میں سارے مقیم
خدا کی نظر میں ہوئے جو عظیم

خدا کے مقرب وہ بنتے رہے
جو لاتوں مناتوں سے لڑتے رہے
صنم لال عزہ کو دھتکارتے
مدد اللہ تعالی سے تھے چاہتے

ادا دین کے ارکان کرتے رہے
ہدایت کی راہوں پہ چلتے رہے

رہے دین کے ارکاں سے آراستہ
کہ اسلام اللہ کا ہے راستہ

نبی اولیا رب کے پیارے وہ تھے
مبلغ جو دین خدا کے رہے

انہیں برکتیں دیں انہیں عظمتیں
خدا نے عطا کر دیں سب نعمتیں

تھی فردوس ان کے لئے بیقرار
کہ آ کر رہیں وہ میرے گھر دوار

قضا لے کے جائے جو دار السلام
تو مل جائے صحبت خیر الانام

اجل لے کے آجا پیام کریم
سلامٌ قولاً من رب الرحیم

خدا کی اماں ہے نبی کی اماں
تیری زاہدہ ہے بڑی شادماں

حمد کر رہی ہوں دعا کر رہی ہوں
اے ربِّ جہاں التجا کر رہی ہوں
بہت ہوں میں ادنیٰ تو اعلیٰ بہت ہے
میں پستی میں ہوں اور تو بالا بہت ہے
تیری شان و شوکت تیری آن ایسی
تیری قدرتیں طاقت و شان جیسی
تیری بادشاہی تیری ہے حکومت
اے زندہ و قائم تو سب کی ضرورت
تیری بے نیازی جتاتی ہے سب کو
بغاوت اطاعت سے بالا ہے جب تو
شہنشاہ پیمبر گدا کر رہے ہیں
سبھی اولیا بھی صدا کر رہے ہیں
کہیں بھی کوئی بھی نہیں تیرے جیسا
ہے ارض و سما پر تیرا حکم ایسا
تیری ملک میں رہنے والے سبھی ہیں
تجھی سے عنایات کے ملتجی ہیں
عطا کر محمدؐ کے صدقے عطا کر
ہمیں عشق اپنے میں یا ربّ فنا کر
غموں سے رہائی عطا کرنے والے
میری مجبوری پھر دو سخا کرنے والے
شفا دے میری روح و جاں کو شفا ہو
سکون و مسرت ہمیں بھی عطا ہو
تیری زاہدہ کی عبادت میں گزرے
تجھے یاد کرنے کی عادت میں گزرے

786

حمد

اے حمد کہنے کو ارمان مچلتے ہیں میرے
اور محبت میں تیری اشک ابھلتے ہیں میرے
الحمد کہنے کو بیٹھی ہوں حمد اے تیری
کہ ثنا تیری کو منظور زباں ہے میری
دل یہ کہتا ہے کروں خالق و مالک کی ثنا
عظمتِ حق سے مگر بدن لرزتا ہے میرا
سوچ میں میری بھلا کب ہوئی رفعت ایسی
عرش و کرسی سے مکیں تیری ہے عظمت جیسی
تیری توصیف کو ہاتھوں میں قلم ہے میرا
تجھکو ہے خبر کہ محدود علم ہے میرا
رہنمائی ہو میری کہنے ہیں اشعارِ حمد
اب اگر آئیں میرے ذہن میں افکارِ حمد
تیری عظمت کی کہانی میں بیاں کرتی رہوں
تیری رحمت کی کہانی میں بیاں کرتی رہوں
تجھ مہربان سے کب دور ہے رہنا ممکن
اپنی تقدیر کا شکوہ نہیں کرنا ممکن
جب ہے سبحان کی عظمت کی نشانی دیکھی
تیرا قرآن تیری لوحِ قرآنی دیکھی
ہم نے پُرنور سویروں میں تجھے پایا ہے
چاندنی رات کے جلووں میں تجھے پایا ہے
ہم نے صحراؤں کے دن رات میں دیکھا ہے تجھے
گلشنِ زیست کی ہر بات میں دیکھا ہے تجھے
ہم نے قرآن کی آیات میں دیکھا ہے تجھے
اور زمانے پہ عنایات میں دیکھا ہے تجھے
تیری قدرت سے ہوا صاحبِ قرآں کا ظہور
تیرے اوصاف کا مظہر تیرا ایک تو ہے وہ نور
لے کے پیغام تیرا آیا تھا جو آخر میں
وہی اوّل وہی آخر وہی باطن وہ ہے ظاہر میں

15

تیرا پرتو ہے جہاں والوں پہ رحمت کی گھٹا
جس کے ہر سانس سے مہکے ہیں گلستاں و صبا
نورِ اوّل کی ضیا شمس و قمر میں دیکھی
ان ستاروں میں بھری اپنی نظر میں دیکھی

جن کے صدقے میں کرم تیرا ہے ہم پر اور جود
جن کی تعظیم کو آتے ہیں ملائک کے جنود
لے کے افلاک سے آتے ہیں سلام اور درود
حور و غلماں ہیں کھڑے در پہ ملائک کے وفود
عظمتوں والے محبوبؐ ہیں نبیوں کے امامؐ
اور پھر جن و انسان کھڑے ہیں کے غلام
ہے تمنا تیرے محبوبؐ کے صدقے میں کریم
مجھ سے عاصی پہ کرم تیرا رہے میرے رحیم
دست بستہ میری حق تعالیٰ سے ہے ایک دعا
میرے عیال کو توفیق ہو ہر نیک عطا
دین تیرے کے پرستار رہیں خوب پھلیں
آخرت میں بھی انہیں اس کے صلے نیک ملیں
تجھ سے محبوبِ دو عالم سے سدا پیار ملے
نورِ قرآن ملے رحمتِ غفّار ملے
تیرے انوار سے جی جان چلا پاتے رہیں
حمد اور نعت کہیں نور و ضیا پاتے رہیں
دشمنوں پر تو غضبناک اے قہار رہے
اور دشمن کے مقابل تو مددگار رہے
نسل در نسل میری فرحاں و آباد رہے
اور میری روح بھی مرقد میں بڑی شاد رہے
زاہدہ لحد میں پر نور ملے تجھ کو فضا
بوئے فردوس سے مہکا ہی رہے گھر بھی تیرا

بڑا مہربان ہے خدا وند رحیم
سبھی کا ہے رکھتا دھیان وہ کریم
حمد اپنے اللہ کی کرتے رہو
کرم ہو سکوں سے صحت سے رہو

بڑی نعمتیں روز دیتا ہے وہ
مصیبت پڑے پاس ہوتا ہے وہ

کبھی عزتوں سے نوازا کرے
خوشی دے کے دل کو گدازا کرے

کبھی چاہتا ہے بڑا امتحاں
مگر ساتھ رکھے صبر کی چٹان

وہ مالک ہے اس کا ہے سارا جہاں
ہو خطرہ تو دیوے کھا اپنی اماں

مصیبت میں ہم اس کے شاکر رہیں
تو انعام اعلیٰ مراتب ملیں

کبھی عجز سے ہم دعائیں کریں
سدا خیر میں عافیت میں رہیں

خدا کی پناہ میں کٹے زندگی
خدا کی رضا کو کرو بندگی

ہمیں مانگنے کا ہنر دے دیا
دل مضطرب کو صبر دے دیا

تیری رحمتوں میں ملی ہے پناہ
پڑی موج میں ہے تیری زاہدہ

حمد

رہی رات دن میں یوں ہی گھومتی
خدائے دو عالم کو بھی ڈھونڈتی

کہاں ہے خدائے زمین و زماں
یہاں ہے وہاں ہے وہاں یا یہاں

تیرا بھید جب میرا دل پا گیا
سمجھ میں میری آج سب آگیا

مجھے ڈھونڈنے کی نہ حاجت رہی
میرے دل میں بیٹھا ہے پیارے تو ہی

میری سوچ مجھ سے پشیمان ہے
رہی بے خبر کیسی نادان ہے

وہ نور السموات سب کا خدا
کہاں دور رہتا ہے مجھ سے بھلا

وہ ہے آنکھ کی پتلیوں میں نہاں
اسی سے میری سانس بھی ہے رواں

عرش پر مکیں ہے میرا جانِ جاں
جو ہے خالق و مالک و نگہباں

ہے جس کا زمین و زماں آسماں
اسی کی ہیں قدرت کے ہر جا نشاں

یہ گلشن سمندر یہ کھلیان سب
حجر ہوں شجر ہوں یا میدان سب

حمد

ہوں شمس و قمر یا ہوں حیوان سب
خلق اس کی جن اور انسان سب
ہیں محکوم سارے ہے مالک وہی
مگر کرتے سارے ہیں دھوکہ دہی
نہیں اس کی ہیبت سے ڈرتے کبھی
پکڑ اس کی تو یہ! سخت ہے بڑی
ڈرو اس کے غیض و غضب سے ڈرو
بنو نیک انساں پکڑ سے بچو
تیرا شکریہ شکریہ یا خدا
کہ راہِ ہدایت پہ مجھ کو کیا
پڑے گر کوئی غم کبھی مرزِ جاں
مٹا دیتا ہے غم تو دیکر اماں
سلام قول امن ربِ الرحیم
عنائت ہو مالک عرشِ عظیم
میری آل اور ان کی نسلیں عزا
ہمیشہ مقرب رہیں یا خدا
یہ فریاد میری خدا و ندا سن
بچا مجھ میں ایسا نہیں کوئی گن
تیری زاہدہ جبکہ مرحوم ہو
تو مغفور ہو نہ کہ معصوم ہو

تجھے زیب دیتی ہے حمد و ثنا
تو ہے لاشریک لہٗ یا خدا
میرا کبریا مالک بارِ الٰہ
نیاز و عجز سے ہوں کرتی دعا
نہیں ہے دعا کا سلیقہ مجھے
مگر کر رہی ہوں میں یہ التجا
نماز اور روزے کی توفیق دے
میری ہو رہی ہیں نمازیں قضا
بہت دل لگی ہو تیرے نام سے
تیرا نام لب پر ہو صبح و مسا
خداوندِ عالم اے ربّ العلیٰ
دے صدقہ شہیدانِ کرب و بلا
شہادت کی منزل سے راہی تھے وہ
مگر کر رہے تھے نمازیں ادا
زمیں پر جگہ نہ اگر مل سکی
تو نیزے پہ سجدہ کیا اُس سر نے
ہیں فرعون نمرود شمر و یزید
بہت دریہ آزار یا رِ الٰہ
تیری نصرتوں کی ہوا چل پڑے
تو دشمن گرے منہ کے بل ہر جگہ
ہو محبوب ہم کو عبادت تیری
رہے کلمہ توحید لب پہ سدا
نبی کر زکوٰۃ دیویں حج ہم کریں
ہوں ارکانِ اسلام پورے ادا
نہ ہوئے دل سے ہمیں واسطہ
تیری زاہدہ ہو تیری یا وفا

تو اللہ ہے نور السماوات و ارض
تمہاری عبادت سے ہے لیس غرض
زکوٰۃ اور صیام نماز اور ادب
تو حج بھی عمر میں ہے اک بار فرض
علاوہ کرے کوئی محنت اگر
تو ہوگا خدا پر تمہارا قرض

ہمیں طیّبہ طاہرہ اب بتا
خدایا ہماری ہے تجھ سے عرض
ہمیں اپنا قرب و حضوری بھی دے
کریں دل لگا کر ادا سب فرض

یا قاضی الحاجات دافع بلا
عطا کر شفا اور مٹا دے مرض
خدا کے بھروسے گزر تی گئی
وگرنہ نہیں ہے کسی سے غرض
پریشاں تیری زاہدہ ہے بہت
کہ دشمن ہوا سارا خطہ ارض

786

I

صلو علیہ و آلہٖ یا سیّدی اُمّی لقب

صلو علیہ و آلہٖ یا سیّدی ماہِ عرب

صلو علیہ و آلہٖ یا سیّدی نورِ مبیں

صلو علیہ و آلہٖ یا مرشدی صادق امیں

صلو علیہ و آلہٖ یا سیّدی سب سے حسیں

صلو علیہ و آلہٖ یا مرشدی معراجِ دیں

صلو علیہ و آلہٖ یا نورِ ربّ العالمیں

صلو علیہ و آلہٖ اے طیّب طاہر دلنشیں

صلو علیہ و آلہٖ اے زینتِ عرشِ بریں

صلو علیہ و آلہٖ یا مصطفٰے سلطانِ دیں

صلو علیہ و آلہٖ یا سیّدی نورِ یقیں

صلو علیہ و آلہٖ اے عرش کے مسند نشیں

صلو علیہ و آلہٖ اے مالکِ کون و مکاں

صلو علیہ و آلہٖ جس کے لئے ہیں دو جہاں

صلو علیہ و آلہٖ آقا حبیبِ کبریا

صلو علیہ و آلہٖ یا سیّدی مشکل کشا

صلو علیہ و آلہٖ یا خاتم المرسلیں

صلو علیہ و آلہٖ یا شافعِ المذنبیں

ہر سمت خوشبوؤں کی فضا سا قی کھر و میرا سبو

کانوں میں آتی ہے صدا کہتا ہے کوئی خوش گلو

تشریف لائے مصطفٰے مرحبا صلِ علیٰ

اب ذرا دیدہ تو بھی ذرا سرکار کو تھیں ستا

شافعِ محشر کے نام، صد درود و صد سلام

آپؐ رحمتِ عالمین، میرے دل میں ہیں مکیں

یہ بڑا اعزاز ہے، تو میرا ہمراز ہے

یاد تیری میں کمی، آنے پائے نہ کبھی

محو رہ کر صبح و شام، تیری الفت میں دوام

گزرتی ہے زندگی، اے میرے پیارے نبیؐ

آپؐ کی رہتی ہے دھن، میں تو رہتی ہوں مگن

بس درود و نعت میں، صرف تیری بات میں

ذکر کرتی ہوں تیرا، تو جو آقاؐ ہے میرا

کیا کہوں اس کے سوا، بھیج رحمت کی ہوا

یا محمدؐ مصطفےٰؐ، مانگتی ہوں یہ دعا

دستِ ساقیؐ سے پلا، آبِ کوثر یا خدا

جام سلسبیل کے، محسن و جلیل سے

ہم بھی خدمت میں رہیں، سامنے انؐ کے کہیں

مرحبا صلے علیٰ، زاہدہ کے دلربا

وجود پاک انسانی
مگر ہیں نورِ یزدانی
یہاں بھی تیری سلطانی
وہاں بھی تیری سلطانی
تیری ہر بات رحمانی
تیرا ہر قول قرآنی
نہیں کوئی تیرا ثانی
تیری رحمت ہے لافانی
بہت پائے تیرے صدقے
رزق کی ہے فراوانی
جو لب پر نامِ پاک آئے
ملے راحت اک انجانی
بنایا امتی ہم کو
مہربانی مہربانی

دکھا دیں صورتِ زیبا
میری روح بھی ہو وجدانی
دعا ہے رحمتِ عالم
کرم کر دیں جو دل چاہی
تمہاری زاہدہ کی بھی
رفع ہو ہر پریشانی

مبارک ہو کہ رحمتِ عالمین تشریف لاتے ہیں
ہمارے مقتدا سلطانِ دیں تشریف لاتے ہیں
یہ وہ ہستی ہے جس کے واسطے بیتاب عالم ہے
انہی کے نور سے جگمگ ہوا مہتاب عالم ہے
عیاں شمس و قمر سے یا محمدؐ نور ہے تیرا
چمکتا ہے جو تاروں میں حسن مستور ہے تیرا
تیری خاطر سے گلشن میں بہاریں آتی جاتی ہیں
فضائیں گلشنِ ہستی کی تیرے گیت گاتی ہیں
دلِ مضطر کی ساری التجائیں لب پہ آتی ہیں
تو یہ بیتاب نظریں اٹھ کے تیری سمت جاتی ہیں
تیرے رحم و کرم سے ہم پہ رہتی ہے عطائے رب
خدا کی بارگاہِ ناز تک پہنچی گدائے رب
کہ محبوبِ خدا کی ہی شفاعت کام آتی ہے
دلِ تو یہ بھی کھلتا ہے عنائت کام آتی ہے
ہمارے واسطے آسانیاں بھی پیدا ہوتی ہیں
تیری رحمت کو پاکر شکر سے آنکھیں بھی روتی ہیں
خدا کی رحمتیں چھاتی ہیں جس جا آپؐ جاتے ہیں
تمہاری رحمتیں ہم بھی مجسم نور پاتے ہیں
ہمیں انکار ہو سکتا نہیں تیری حمایت سے
ملے ہیں نور کے ٹکڑے ہمیں تیری ہدایت سے
نظر جھکتی ہے تیرے نقشِ پا کو دیکھ کر میری
یہ خواہش کاش میں ہوتی کنیز کمترین تیری
تیرے رستے کی مٹی چوم کر رکھتی نگاہوں میں
غبارِ راہ بن کر لوٹتی میں تیری راہوں میں
تمہاری گردِ راہ ہوتی لپٹ کر تیرے قدموں سے
تیرے بوسے میں لیتی چھپ کے دنیا دار نظروں سے

تمہاری زاہدہ کے دل کو چاہت ہے تو تیری ہے
ہمارے حال پر سرکار رحمت ہے تو تیری ہے

1

جب بھی ذکر شہؐ ابرار یہاں ہوتا ہے
میرا دل تیری قسم وجد کناں ہوتا ہے
میں جو قرطاس سے کرتی ہوں تمہاری باتیں
فکر میری میں تیرا حسن نہاں ہوتا ہے
سورۂ آل و الشمس و ضحیٰ پڑھ لیں تو
تیرے انوار سے پر نور مکاں ہوتا ہے
جب کبھی نعت حمد پڑھ کے محمدؐ پہ درود
لوحِ دل کا تو شکر تاک سماں ہوتا ہے
جب بھی تکرار متافق کریں مجھ سے الحمد
اور عشقِ شہؐ ابرار جواں ہوتا ہے
پھول کھلتے ہیں محبت کے میرے گلشن میں
آپؐ کا جود و کرم سے یہ عیاں ہوتا ہے
یہ مضامینِ حمد نعت مسلسل آمد
اپنا یہ رنگ بیاں اپنا کہاں ہوتا ہے
با ادب قلم میرا ہولے کبھی چلتا ہے
تیری رودادِ کرم کا جو بیاں ہوتا ہے
آتے آتے بھی مشکل میری ٹل جاتی ہے
ایسے میں شاہؐ کی رحمت کا گماں ہوتا ہے
جب بلاؤں کو مٹا دیتی ہے نصرت شاہؐ کی
اور مضبوط یقین میرا ایماں ہوتا ہے
میرے معبود کی رحمت کے سبب ہر لمحہ
شافعِ حشر میرا انس و جاں ہوتا ہے
جب مصائب میں گھری زاہدہ روئی تڑپی
میرا فریاد رساں شاہؐ شہاں ہوتا ہے

خدائے مہرباں سے ہے التجا
ہمیشہ رہیں ہم تیرے باوفا

ہے مومن کی معراج تیری نماز
ہو تیری پسندیدہ میری نماز

ہمیں اپنی الفت دے اور شوق دے
عبادت اطاعت کا بھی ذوق دے

بڑی کاہلی کی ہے عادت پڑی
عبادت میں لذت نہیں وہ رہی

ہیں انساں خطا جانے کیا ہو گیا
جو کیف و سکوں تھا کہاں کھو گیا

ہمیں اپنی رحمت دے اور نور دے
مقرب بنا روحِ مسرور دے

ملے تیری نصرت ہمیں یا خدا
تیری رحمتیں ہوں مقدر سدا

لگن ہم کو ہر دم ہو اللہ کی
تیری زاہدہ کی دعا ہے یہی

آپؐ کی رحمت کا امکان ہو جدھر
یا رسولؐ اللہ جاتی ہوں اُدھر
میں نمازوں میں بھی ہوں ڈھونڈتی
تیرے قرآں کو بھی ہوں چومتی
میری مشکل کا کوئی مل جائے حل
اور بلائیں ساری سر سے جائیں ٹل
یا خدا بے چینیاں کر دے رفع
دکھ درد بیماریاں دشمن دفع
یا الہٰ العالمین ہم تو ہیں تیرے فقیر
دے ہمیں خیرات اے ربِّ قدیر
خستہ حالوں پر ہو رحمت کی نظر
زندگی میری بڑی ہے پُر خطر
ناتواں ہوں پُر گناہ ہوں یا خدا
ہے زباں پر ذکرِ ذاتِ کبریا
تیری بندی کی تمنا ہے بہت
آرزو ہے جلوۂ جاناں سخت
دیکھ لوں سرکارؐ کو میں جیتے جی
نورِ یزداں کا تصور ہے ابھی
مجھ سی عاصی کا بھی بیڑا پار ہو
وقتِ نزع آپؐ کا دیدار ہو
قبر میں آستانِ سرکار عطا
محفلِ نعت و حمد رکھوں بپا
حشر میں بھی میں بنوں شاہؐ کی کنیز
کہ مجھے آقاؐ کی محبت ہے عزیز
جب گزر ہو پل پہ رکھیں ہم کو ساتھ
میرے آقاؐ تھامے رکھیں میرے ہاتھ
نور کی محفل سجے جنت میں جب
پیشِ خدمت ہم کریں گے نعتیں تب
اس گھڑی تیری نگاہِ کرم ہو
زاہرہ کی عید بزمِ عدم ہو

1

میری حیات کا لیں مختصر فسانہ ہے
تری کرم کا یہ دل ربا دیوانہ ہے

ملا ہے عشق تیرے اے خوشا نصیب میرے
ازل سے میرا تیرے ساتھ عاشقانہ ہے

تیرا کرم کہ متاع حیات تم ہو میری
تمہارے پیار کا یہ دل بتا نشانہ ہے

حبیبِ ربِ اعلیٰ آ کہ دید کی ہے طلب
تیرے فراق میں غمگین دل دیوانہ ہے

نہیں ہیچ میں میری، تیری بارگاہِ ناز
کہ عرشِ اعلیٰ سے آگے تیرا ٹھکانہ ہے

میں ایک ذرۂ خاکی میری بساط ہے کیا
تیرے حضور جھکا سارا زمانہ ہے

تمہارے طور طریقے ہیں منفرد سب سے
تیرا مزاج جدا اور دلبرانہ ہے

ملائکہ کی صفیں تیرے واسطے ہیں سجیں
امامِ انبیاءؐ تیرا عجیب فسانہ ہے

خدائے پاک بٹھاتا ہے اپنی کرسی پر
خدا کو تجھ سے محبت جو والہانہ ہے

2

شب فروزاں کے ماتھے پہ چاند تیرے لئے
نسیمِ صبح بھی گاتی تیرا ترانہ ہے
تیرا مقام تیرا مرتبہ خدا جانے
ہمیں ہے کافی کہ رحمت کا اک بہانہ ہے
گدائے شاہِ دو عالم ہوں غم نہیں کوئی
مجھے کریمؐ سے مل جاتا آب و دانہ ہے
کسی سے مجھ کو نہیں کچھ غرض کہ کیا ہے کوئی
جو تیرا ہو کے رہے اس سے دوستانہ ہے
ہے جس کا فیض زمانے کے واسطے کافی
میرے کریمؐ کا پُر نور آستانہ ہے
وہ جلوہ گاہِ محبت وہ جائے ہوش ربا
جہاں حضورؐ کا مرقد ہے نور خانہ ہے
میرا مزاج محبت ہے نفرت کو بیتاب
مجھے علم ہے یہی قرب کا بہانہ ہے
تیرے کرم کی طلب گار زاہدہ ہی نہیں
تیرے کرم کا طلب گار سب زمانہ ہے